شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خیرات کرنا

مجیب: ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1150

تاریخ اجراء: 13 ربیع الاول 1444ھ/10 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے اپنے میکے والوں کو یا غریب لوگوں کو کچھ دے سکتی ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے بیوی کا اپنے میکے والوں کو یا کسی دوسرے کو کچھ دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر شوہر اجازت دے دے چاہے صراحتاً ہو یا دلالۃً مثلاً چیز ایسی یا اتنی قلیل مقدار ہے کہ عام طور پر ایسی چیز خیرات کرنے یا میکے والوں کو دینے کا رواج ہوتا ہے اور شوہر اس پر برا نہیں مانتا وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسی صورت میں بیوی کا شوہر کے مال میں اتنا تصرف کرنا جتنی اسے اجازت ہے شرعاً جائز ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا کان لھا بہ اجر وللزوج مثل ذالک وللخازن مثل ذالک ولا ینقص کل واحد من اجر صاحبہ شیئا للزوج بما اکتسب ولھا بما انفقت" ترجمہ: جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے کچھ صدقہ کرتی ہے، تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے اور اسی طرح شوہر کو بھی ثواب ملتا ہے اور اسی طرح خازن (ملازم) کو بھی ثواب ملتا ہے اور ان میں سے کسی کے اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوگی، شوہر کے لئے کمانے اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج 41، ص 214، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اعلم انہ لا بد فی العامل وھو الخازن وفی الزوجۃ والمملوک من اذن المالک فی ذلک فان لم یکن لہ اذن اصلا فلا یجوز لاحد من ھؤلاء الثلاثۃ بل علیھم وزر تصرفھم فی مال غیرھم بغیر اذنہ والاذن ضربان احدھما الاذن الصریح فی النفقۃ والصدقۃ والثانی الاذن المفھوم من اطراد العرف کاعطاء السائل کسرۃ ونحوھا مما جرت بہ العادۃ" ترجمہ: جان لو! عامل (ملازم) اور وہی خازن ہے اور بیوی اور غلام کے لئے مالک کی طرف

سے ان تصرفات کی اجازت ہونا ضروری ہے، اگر کسی انداز سے بھی اجازت ثابت نہ ہو، تو ان تینوں میں سے کسی کا بھی ایسا تصرف کرنا، جائز نہیں ہے، بلکہ غیر کے مال میں بغیر اجازت تصرف کرنے کا گناہ اُن پر ہوگا اور اجازت کی دو قسمیں ہیں: (۱) خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی صراحۃً (واضح الفاظ میں) اجازت ہو اور (۲) عرف کی وجہ سے جو اجازت مفہوم ہوتی ہے (یعنی دلالۃً اجازت) جیسے کسی سائل (بھیک مانگنے والے کو) کوئی پرانی ٹوٹی ہوئی چیز یا اس طرح کی کوئی چیز دینا، جس پر عرف جاری ہو۔ (عمدۃ القاری، ج8، ص305، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net